بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے غلام صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 02 / جنوری 2026ء (۰۲؍ صلح ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گذشتہ خطبہ میں آنحضرت ﷺ کے اسوہ، محبت الٰہی کے متعلق بیان ہوا تھا۔ اس زمانہ میں آپ ﷺ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع کی پیروی میں محبت الٰہی کے اعلیٰ معیار قائم کیے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل آپؑ پر ہوئے اور جو خدا سے آپ کی محبت تھی اس کو لوگ بھی محسوس کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں کچھ واقعات بیان کروں گا۔ اس سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ میں اس محبت کا ذکر کرتا ہوں۔

ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں: مَیں کچھ بیان نہیں کر سکتا کہ میرا کون سا عمل تھا جس کی وجہ سے یہ عنایت الٰہی شامل حال ہوئی۔ صرف اپنے اندر یہ احساس کرتا ہوں کہ فطرتاً میرے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف وفاداری کے ساتھ ایک کشش ہے جو کسی چیز کے روکنے سے رُک نہیں سکتی، سو یہ اسی کی عنایت ہے۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کے مجھ پر احسانات ہیں، یہ سب کچھ اس لیے ملا کہ میں اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے نبی ﷺ کی کامل اتباع کرنے والا اور آپؐ سے محبت کرنے والا ہوں اور اس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کے دروازے بھی مجھ پر کھلتے چلے گئے۔ ایک جگہ

آپؑ فرماتے ہیں: میرا مکان مساجد ہیں، صالحین میرے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ذکر میرا مال و دولت ہے اس کی مخلوق میرا کنبہ ہے۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ہم ہر ایک شے سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے پیار کرتے ہیں۔ پھر فرمایا: خدا کے ساتھ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو، اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔

حضرت منشی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپؑ نے فرمایا: ابتلا کے وقت ہمیں اندیشہ اپنی جماعت کے بعض ضعیف دلوں کا ہوتا ہے۔ فرمایا: میرا یہ حال ہے کہ اگر مجھے صاف آواز بھی آوے کہ تو مخذول ہے اور تیری کوئی مراد ہم پوری نہیں کریں گے تو مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اس عشق و محبت الٰہی اور خدمت دین میں کوئی کمی واقع نہ ہو گی۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ فرماتی ہیں: ذات باری تعالیٰ کا عشق بھی جو آپؑ کی روح باطن کے ذرّے ذرّے میں موجزن تھا۔ آپؑ کے ہر قول و فعل سے ہر وقت نمایاں نظر آتا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں یہاں ایک شخص تھے بعد میں جماعت میں شامل بھی ہو گئے اور حضرت صاحبؑ سے ان کا بڑا تعلق تھا۔ مگر احمدی ہونے سے قبل حضرت صاحبؑ ان سے ۲۰ر سال تک ناراض رہے۔ وجہ یہ تھی کہ ان کا ایک لڑکا مر گیا تو اس کے منہ سے نکل گیا خدا نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ پھر اللہ نے ان کو بیعت کی توفیق دی اور وہ جہالتوں سے نکل آئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو دوران سر کا عارضہ تھا۔ ایک طبیب اس میں خاص ملکہ رکھتا ہے، اسے کہیں دور سے بلوایا گیا۔ اس نے حضورؑ کو دیکھ کر کہا کہ میں دو دن میں آپ کو آرام کر دوں گا۔ آپؑ نے اس سے علاج نہیں کروایا۔ کیونکہ یہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اصل شافی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ کی روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے کہ جب مجھے ڈلہوزی جانے کا اتفاق ہوتا تو پہاڑوں کے سبزہ زار حصوں اور بہتے ہوئے پانیوں کو دیکھ کر طبیعت سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا اور عبادت میں ایک مزہ آتا۔

مکرم مولا بخش صاحب کی روایت ہے کہ جب مبارک صاحب مرحوم بیمار تھے تو ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تشویش اور فکر رہتا تھا جب صاحبزادہ صاحب فوت ہو گئے تو چند

صحابہؓ افسوس کرنے آئے۔ حضورؑ مسجد میں تشریف لائے۔ حضورؑ حسب سابق بلکہ زیادہ خوش تھے نظر آرہے تھے۔ فرمایا: مبارک احمد فوت ہو گیا۔ میرے مولا کی بات پوری ہوئی۔ اس نے پہلے ہی بتادیا تھا کہ یہ لڑکا یا تو جلد فوت ہو جائے گا یا بہت باخدا ہو گا پس اللہ نے اس کو بلالیا۔ ایک مبارک احمد کیا اگر ایک ہزار بیٹا ہو اور ہزار ہی فوت ہو جائے مگر میرا مولا خوش ہو یعنی اس کی بات پوری ہو تو میری خوشی اسی میں ہے۔

لدھیانہ کے منشی احمد جان صاحب حج پہ جانے لگے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں خط لکھا کہ اس عاجز کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضلہ تعالیٰ میسر ہو تو اس مقام مبارک میں اس احقر عباداللہ کی طرف سے ان لفظوں میں گزارش کریں: اے ارحم الراحمین! ایک تیرا بندہ عاجز و ناکارہ پر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے۔ اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین! تُو مجھ سے راضی ہو اور میرے خطیئات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور اور رحیم ہے اور مجھ سے وہ کرا جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل محبین میں اٹھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلا دیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائے گی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں ان نشانوں کا شمار نہیں کر سکتا جو مجھے معلوم ہیں۔ میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اس لئے میری روح تیرے نام سے ایسی اچھلتی ہے جیسا کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا ہے۔

پس یہ محبت الٰہی اور عشق الٰہی تھا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے آقا کی اتباع میں اللہ تعالیٰ سے پیدا ہوا اور اس کی تلقین آپ نے اپنی جماعت کو بھی فرمائی۔ آپ نے

فرمایا کہ ہر قربانی کے لئے تیار رہو۔ جب تم اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کروگے اس سے محبت کا اظہار کرو اور اس کا حق ادا کروگے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی تم سے ایسی ہی محبت کرے گا کہ ہر دشمن سے تمہیں بچائے گا ہر تکلیف سے تمہیں بچائے گا اور اس کی رضا کی خاطر تم جو بھی کام کروگے اس پر اللہ تعالیٰ تمہیں بیشمار نوازے گا اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا محبوب اللہ تعالیٰ کا بنائے محبت کرنے والا بنائے۔

حضورِ انور نے فرمایا: کل سے نیا سال شروع ہو چکا ہے لوگ ایک دوسرے کو مبارکبادیں بھی دے رہے ہیں۔ دعا کریں یہ سال ہمارے لئے بیشمار برکتوں کا سال ہو۔ اللہ تعالیٰ مخالفین اور دشمنوں کے منصوبے خاک میں ملا دے اور جماعت کو ترقیات سے پہلے سے بڑھ کر نوازے۔ ہم جو باہر کے ملکوں میں ہیں خاص طور پر آزاد ملکوں میں آزاد ہیں اور نئے سال کی خوشیاں منا رہے ہیں بلکہ پاکستان وغیرہ میں بھی لوگ منا رہے ہیں ایسے وقت میں اسیر بھائیوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ پاکستان کی جیلوں میں جیسا کہ گذشتہ دنوں میں نے بتایا تھا مبارک ثانی صاحب ان کو عمر قید کی سزا دی اور دوسرے اسیر ہیں قید و بند کی حالت میں ہیں۔ اس حال میں بھی وہ نئے سال میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے داخل ہو رہے ہیں کوئی شکوہ نہیں انہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر انہوں نے لوہے کے کڑے پہنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ ہمیں بھی اور ان اسیروں اور مشکل میں گرفتار سب احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا ادراک پہلے سے بڑھ کر حاصل ہو۔ مشکلات کی وجہ سے ہماری اللہ تعالیٰ سے محبت میں کمی ہونے کے بجائے پہلے سے زیادہ اس میں اضافہ ہو۔ مظلوموں کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ دنیا کے تمام مظلوموں کو ظالموں کے پنجے سے چھڑائے اور دنیا میں امن قائم ہو۔

آخر پر حضورِ انور نے تین مرحومین مکرمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ اہلیہ سید احمد ناصر صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کی پڑپوتی، حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی پوتی اور حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی نواسی تھیں۔ نیز مکرمہ عفت حلیم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد الحلیم صاحب، سابق صدر لجنہ اماء اللہ لائبیریا اور مصر کے عبد العلیم بروبری صاحب کا ذکر خیر فرمایا۔ تینوں مرحومین کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لیے دعا کی اور ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔